Day: M T W T F S Date: __/__/20

اخروی زندگی کے بارے میں قرآنی استدلال کیا ہیں۔ اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

@Educastic.CSS.

اخروی زندگی:-

اصطلاح میں اخروی زندگی سے مراد ہے کہ انسان کے مرنے کے بعد وہ فنا نہیں ہو جاتا بلکہ اسے دوبارہ زندہ کیا جاتا ہے اور اسکا احتساب کے بعد اسے جنت اور دوزخ میں بھیجا جاتا ہے جہاں جا کر انسان کی اخروی زندگی شروع ہوتی ہے جو کہ مستقل رہتی ہے۔ اسی لیے انسان کی دنیاوی زندگی محض ایک دھوکہ ہے کیونکہ یہ زندگی عارضی ہے جبکہ اخروی زندگی دائمی زندگی ہوگی اور کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اس حوالے سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"خدا کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی سمندر میں انگلی ڈبوئے اور جو کچھ انگلی پر باقی رہ جائے۔"

اخروی زندگی کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے شمار مقامات پر قرآن مجید میں ذکر کیا جس سے اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات بھی واضح ہوتے ہیں۔

اخروی زندگی کے بارے میں قرآنی استدلال:-

قرآن مجید میں اکثر مقامات پر اخروی زندگی یعنی عقیدہ آخرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے احکامات واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ قرآن مجید اخروی زندگی کے بارے میں استدلال (Arguments) پیش کرتے

Day: M T W T F S Date: __/__/20

ہونے عقیدہ آخرت کی اہمیت کو واضع کرتا ہے کیونکہ انسان کی دائمی زندگی کا انحصار، عقیدہ آخرت پر بھی ہے۔ باقی عقائد کی طرح عقیدہ آخرت پر بھی ایمان لانا بہت ضروری ہے کیونکہ انسان بے شک دنیا میں جو کچھ بھی کرتا ہے اُسکا احتساب آخرت کے دن ہوگا اور تبھی یہ فیصلہ کیا جائیگا کہ اُسکی اُخروی زندگی جنت میں گزرے گی یا دوزخ میں۔ اخروی زندگی یعنی عقیدہ آخرت کے بارے میں قرآنی استدلال درج ذیل ہیں۔

1 - وقوع قیامت :-

دنیاوی زندگی کے اختتام پر قیامت واقع ہوگی اور اُس دن حضرت اسرافیلؑ صور پھونکیں گے اور ہر چیز فنا ہو جائے گی۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ترجمہ: اور پھر صور پھونکا جائے گا اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے فنا ہو جائیگا۔
(سورۃ الزمر: 68)

درج بالا آیت کے ترجمے سے یہ واضع ہوتا ہے کہ اخروی زندگی کا تصور سچ ہے۔

2 - بعث بعد الموت :-

ہر چیز کے فنا ہو جانے اور وقوع قیامت کے بعد اللہ تعالیٰ دوبارہ حضرت اسرافیلؑ کو صور پھونکنے کا حکم دیں گے اور جب وہ دوبارہ صور پھونکے گے تو سب کچھ دوبارہ زندہ ہو جائیگا۔ ہر ذی روح چیز دوبارہ زندہ ہوگی۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ترجمہ:- پھر صور دوبارہ پھونکا جائیگا تو سب کھڑے ہوکر دیکھنے لگیں گے۔ (سورۃ الزمر: 68)

اِس آیت سے یہ واضع ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو مارنے کے بعد اُسے

Day: M T W T F S　　Date: __/__/20

دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے تاکہ انسان احتساب کے بعد اپنے آخری مرحلے یعنی اُخروی زندگی کی طرف رواں ہو سکے۔

3. اعمال پر جزا اور سزا:-

جب تمام انسان اور جنات دوبارہ زندہ ہو جائیں گے تو ان کا احتساب کیا جائیگا تاکہ ہر انسان کے اعمال کو تولا جاسکے اور ان کے اعمال کے مطابق اسے جنت یا جہنم میں بھیجا جاسکے۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ترجمہ: "پھر جنہوں نے توبہ نہ کی وہ جہنم میں جائیں گے اور جو لوگ ایمان اور عمل صالح کے حامل ہیں وہ جنت میں جائیں گے" (سورۃ البروج: 11-10)

4. عقل کا تقاضا:-

اُخروی زندگی کا تصور، انسانی عقل کا بھی تقاضہ ہے کیونکہ انسان ہمیشہ اس دنیا میں نہیں رہ سکتا۔ بالآخر اسے ایک نہ ایک دن مرنا پڑتا ہے اور اسی لیے یہ عقل کا تقاضا ہے کہ بے شک انسان کا جسم مٹی میں فنا ہو جاتا ہے لیکن اسکی روح ہمیشہ زندہ رہے گی اور آخرت میں اس کو اسکے اعمال کے حساب سے جنت یا دوزخ میں بھیجا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ترجمہ:- بے شک نیک لوگ بہشت میں ہوں گے اور برے لوگ جہنم میں ہوں گے۔ (سورۃ انفطار: 14-13)

5. عدل و انصاف کا تقاضا:-

عدل و انصاف کا تقاضا اور اُخروی زندگی کا تصور، ایک ہی سکے کے دو پہلو ہیں کیونکہ جب انسان

کو یہ پتہ ہو کہ یہ دنیا عارضی ہے تو اسے عدل و انصاف کے ملنے کی امید پیدا ہوتی ہے کیونکہ اس دنیا میں بہت سے برے لوگ ایسے ہیں جن کے گناہوں کی سزا انہیں اسی دنیا میں نہیں ملتی اسی طرح کچھ نیک اور صالح لوگ بھی موجود ہیں جنہیں ان کی نیکی کا صلہ اسی دنیا میں نہیں ملتا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اخروی زندگی کا تصور بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

ترجمہ :- جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے کیا ہم انہیں ان لوگوں میں شامل کر دیں گے جو ملک میں فساد برپا کرنے والے تھے؟ کیا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کر دیں گے؟

(سورۃ ص: 28)

عقیدہ آخرت / اخروی زندگی کے انفرادی زندگی پر اثرات :-

1- دنیا کی محبت سے نجات :-

جب ایک مومن کا یہ عقیدہ ہو کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور آخرت کی زندگی مستقل ہے تو وہ دنیا سے محبت کرنا چھوڑ دیتا ہے اور آخرت کی فکر کرنے لگتا ہے۔ اس شخص کو دنیا کی محبت گناہ کی طرف راغب نہیں کرتی کیونکہ دنیا کی محبت ہی برائی پیدا کرتی ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے۔

ترجمہ : دنیا کی محبت برائی کی جڑ ہے (مسلم)

اسی لیے جو شخص اخروی زندگی کی تیاری کرتا ہے وہ کبھی بھی دنیا کی محبت میں مبتلا نہیں ہوتا۔ اس عمل سے اس شخص کی انفرادی زندگی

Day: M T W T F S　　　　Date: ___/___/20

پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

2- احساس جوابدہی:-

عقیدہ آخرت پر ایمان رانے کا سب سے اہم انفرادی اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان کو ہر وقت احساس جوابدہی رہتا ہے کیونکہ اُسے پتہ ہوتا ہے کہ بالآخر اُس نے آخرت میں اپنے اعمال کا حساب دینا ہے اسی لیے وہ گناہوں سے اجتناب کرنے لگ جاتا ہے اور اچھائی کے کام کرنے کو ترجیح دیتا ہے۔ اس حوالے سے ارشاد ربانی ہے۔

ترجمہ: "اور جان رکھو کہ تمہیں اُسکے پاس حاضر ہونا ہے"
(سورۃ البقرہ : 223)

3- خوف خداوندی:-

اخروی زندگی کے تصور کی وجہ سے ہی انسان میں خدا کا خوف پیدا ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے رشتے کو مضبوط کرتا ہے تاکہ اُس خدا کے سامنے جب وہ حاضر ہو تو شرمندہ نہ ہو بلکہ سرخرو ہو۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ترجمہ: اور جو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اُس کے لیے (جنت میں) دو باغ ہیں۔
(سورۃ الرحمٰن : 46)

4- بہادری و سرفروشی:-

جب ایک مومن کا پختہ یقین ہوتا ہے کہ اُسے اللہ کے سامنے پیش ہونے کے بعد اخروی زندگی گزارنی ہے تو وہ دنیا میں کسی بھی چیز کا سامنا کرنے سے نہیں گھبراتا۔ وہ بہادری و سرفروشی سے دنیا کا مقابلہ کرتا ہے اور موت کو اپنے لیے ایک تحفہ سمجھتا ہے کیونکہ موت کے بعد اُسے اپنے اللہ کا دیدار نصیب

Day: M T W T F S　　Date: ___/___/20

ہونے کی امید ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔

موت مومن کے لیے تحفہ ہے۔ (الحدیث)

5۔ باری تعالیٰ سے ملاقات کا یقین:۔

جو شخص عقیدہ آخرت

پر ایمان لے آتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا یقین ہوتا ہے اور وہ ہر ممکن کوشش کرتا ہے کہ جب وہ اپنے خدا سے ملے تب اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ہو۔ اس یقین کی وجہ سے انسان کی انفرادی زندگی میں توازن قائم ہوتا ہے۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ترجمہ:۔ جو شخص اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہو تو اس کا معین وقت ضرور آئیگا۔

(سورۃ العنکبوت: 05)

6۔ تصور جزا و سزا:۔

اخروی زندگی پر ایمان لانے سے

انسان اپنی انفرادی زندگی میں جزا اور سزا کا تصور حقیقی سمجھنے لگتا ہے اور اسے اس بات کا یقین ہوجاتا ہے کہ دنیا میں جو کیا گیا عمل آخرت کے روز گنا جائیگا اور نیکی اور بدی کا بدلہ بھی دیا جائیگا۔ اس حوالے سے سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ترجمہ:۔ اور جو کوئی نیک کام کرے گا وہ خود کی ذات کے لیے کرے گا اور جو بُرے کام کرے گا اسکا بوجھ بھی وہی اٹھائے گا (سورۃ بنی اسرائیل: 07)

Day: M T W T F S Date: __/__/20

ایک اور جگہ پر اللہ نے ارشاد فرمایا۔

ترجمہ: اور کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔
(بنی اسرائیل : 15)

عقیدہ آخرت / اخروی زندگی کے اجتماعی زندگی پر اثرات:

1- اخوت و بھائی چارہ:-

جب کسی معاشرہ میں رہنے والوں کا یہ عقیدہ یقین ہو کہ یہ زندگی عارضی ہے تو وہ اس دنیا میں لوگوں سے اخوت و بھائی چارے کا مظاہرہ کرنا خود کے لیے بہتر سمجھتے ہیں کیونکہ دنیا میں اخوت و بھائی چارے کا مظاہرہ کرنا بھی انسان کو آخرت کے عذاب سے بچا لیتا ہے۔ اسی لیے انسان اپنی آخروی زندگی کی بہتری کے لیے اجتماعی طور پر اچھے کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے سورۃ العنکبوت میں اس حوالے سے فرمایا۔

ترجمہ: اور دنیا کی زندگی تو محض کھیل اور تماشہ ہے اور دار آخرت ہی اصل زندگی ہے۔
(سورۃ العنکبوت : 64)

2- عفو و درگزر:-

ایک مومن کو جب آخروی زندگی کا یقین ہو جاتا ہے تب وہ اللہ کی صفت کو یاد کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کے گناہ معاف کریگا اور یہ صفت ہے عفو و درگزر۔ لہذا انسان اپنے معاشرے میں اجتماعی تبدیلی کے لیے عفو و درگزر

سے کام لینا شروع کر دیتا ہے اور غلط چیزوں پر لوگوں کی
اصلاح کرنا شروع کر دیتا ہے۔ دوسروں کو معاف کر کے انسان
دراصل اپنی آخرت کو سنوار رہا ہوتا ہے۔ اس حوالے سے
نبی کریمؐ نے فرمایا۔

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔"

3۔ ایفائے عہد:-

عقیدہ آخرت معاشرے میں وعدہ پورا
کرنے اور عہد نبھانے کی صفات پیدا کرتا ہے کیونکہ عقیدہ آخرت
سے انسانوں میں یہ ڈر پیدا ہوتا ہے کہ اگر آج وہ کسی معاملے
میں اپنے وعدوں کا پاس نہیں رکھیں گے تو قیامت کے روز
انہیں اس چیز کے لیے جوابدہ ہونا پڑے گا لہٰذا انسان ہر
ممکن کوشش کرتا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری پوری کرے
حضرت عمرؓ جب خلیفہ وقت تھے تب انہوں نے فرمایا کہ "اگر
دریائے فرات کے کنارے کوئی بکری کا بچہ بھی بھوک
سے مر گیا تو اسکی ذمہ داری مجھ پر ہے"

4۔ امداد باہمی:

خوف خدا جو کہ عقیدہ آخرت
سے پیدا ہوتا ہے انسان میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ اسے
اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کو قربان کرنے سے نہیں ڈرنا
چاہیے کیونکہ اسکی یہ قربانی آخرت میں اس کے لیے بخشش
کا سبب بنے گی اور آخرت کے روز وہ اسی امداد باہمی
کی خوبی کی وجہ سے جنت میں اپنی اخروی زندگی گزارے گا

Day: M T W T F S
Date: __/__/20

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا

ترجمہ: یہ تو اپنے اموال بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں (سورۃ البقرۃ: 262)

5- انقلابی نقطہ نظر کا فروغ:-

عقیدہ آخرت کو حقیقی معنوں میں تسلیم کرلینے والے مومن کا دنیاوی زندگی کے بارے میں نقطہ نظر انتہائی واضح اور حقیقت پسندانہ ہو جاتا ہے وہ دنیا کو آخرت کی کھیتی سمجھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:- اور میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔
(سورۃ الذاریات: 56)

خلاصہ بحث:-

درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ اس دنیا میں انسان کو وہ عمل کرنا چاہئے جس سے اُس کی اُخروی زندگی پُرسکون بسر ہو سکے اور ایسے کاموں سے اجتناب کرنا چاہئے جو اُسے جہنم کے نزدیک کرتے ہیں۔ اُخروی زندگی کے انسانی زندگی پر انفرادی اور اجتماعی اثرات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ باقی عقائد کی طرح، عقیدہ آخرت پر ایمان لانے سے انسان اچھائی کی طرف راغب ہوتا ہے اور اسکی دینی اور اُخروی، دونوں زندگیاں خوشحالی سے بسر ہوتی ہے اور قیامت کے روز وہ خدا کے سامنے سرخرو ہوگا